

جدید ایرانی منابع میں ذلر حضرت سلطان باہو

ڈاکٹر عظمیٰ عزیز خان ☆

Abstract:

Hazrat Sultan Bahu is a prominent Sufi poet and Qadiri shaikh of the sub continent. His Punjabi poetry is very popular in the Sufi circles of the area and its translations are also available in different languages. He composed a lot of Persian poetry and was a good writer as well. Almost all of his prose works are in Persian. Many scholars of various countries have produced a good research on the life and works of Sultan Bahu.

This article contains an introduction and a critical analysis of the research on Sultan Bahu made by Iranian scholars during last three decades.

Keywords: Sultan Bahu, Life and works of Sultan Bahu, Articles on Sultan Bahu in Iranian encyclopedias.

سلطان العارفين حضرت سلطان باہو برصغیر کے جلیل القدر اولیاء اللہ میں شمار ہوتے ہیں۔ پنجاب کے سلسلہء قادریہ کے مشائخ میں آپ کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ آپ شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر (م: ۱۱۱۸ھ/ ۱۷۰۷ء) کے عہد حکومت میں ۱۰۳۹ھ/ ۱۶۳۰ء میں ضلع جھنگ، پنجاب کے علاقے شورکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا اصل نام سلطان محمد باہو تھا (۱)۔ آپ اعوان

قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب اکتیس واسطوں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ (شہادت: ۴۵ھ/۶۸۱ء) سے جا ملتا ہے۔ آپ کے والد بازید یا یازید دربار شاہ جہان (م: ۱۰۸۶ھ/۱۶۶۶ء) میں منصب دار کے عہدے پر فائز تھے اور بڑے نیک اور باعمل بزرگ تھے۔ شاہ جہان نے انھیں ایک گاؤں، پچاس ہزار بیگھے زمین اور کچھ آباد کنوئیں بطور انعام انھیں دیے تھے (۲)۔ آپ کی والدہ بی بی راستی بھی پاک باز اور عبادت گزار خاتون تھیں۔

حضرت سلطان باہو نے ابتدائی تعلیم شورکوٹ ہی میں حاصل کی۔ آپ نے حضرت عبدالرحمان قادری دہلوی کے ہاتھ پر بیعت کی اور خرقہ خلافت بھی حاصل کیا۔ آپ کا سلسلہ قادری سروری کہلاتا ہے (۳)۔

حضرت باہو نے عمر کا آخری حصہ عرب، شام، عراق اور دیگر اسلامی ممالک کے سیر و سفر میں گزارا اور اس کے ساتھ تبلیغ دین کا فریضہ بھی انجام دیا۔ بے شمار لوگوں نے آپ کے دست حق پر اسلام قبول کیا۔ جھنگ، سرگودھا اور جہلم کے علاقوں میں آپ کی وجہ سے سلسلہ قادریہ کو بہت فروغ ملا۔

حضرت سلطان باہو کا شمار امی مشائخ میں ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود آپ نے فیضانِ لدنی کے تحت عربی، فارسی، پنجابی اور اردو میں بہت سی کتب تصنیف کیں۔ آپ کی مشہور تصانیف میں عین الفقر کبیر، عین الفقر صغیر، گنج الاسرار، کلید التوحید کبیر، کلید التوحید صغیر، نور الہدی، محبت الاسرار، شمس العارفین، عقل بیدار کبیر، مجالسۃ النبی، اسرار قادری، توفیق الہدایت، مجموع النفس، محک الفقر الکبیر، محک الفقر الصغیر، فضل اللقاء، رسالہ روحی اورنگ شاہی، امیر الکونین، مفتاح العاشقین، قرب دیدار، دیوان اردو، دیوان فارسی اور دیوان پنجابی شامل ہیں (۴)۔

حضرت باہو ایک عظیم المرتبت صوفی ہونے کے ساتھ ساتھ بلند پایہ شاعر بھی تھے۔ آپ کی شاعری تصوف و عرفان کے رنگ میں رنگی ہوئی ہے جس کا اسلوب عام اور سیدھا سادہ ہے۔ آپ نے تشبیہات و کنایات، تمسیحات اور پیچیدہ صوفیانہ اصطلاحات سے اپنے کلام کی آرائش نہیں کی بلکہ معانی کی قوت اور تاثیر کی طرف زیادہ توجہ دی ہے یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری سوز و گداز اور محبت الہی کا

بحر زخار ہے۔

حضرت سلطان باہو نے چار شادیاں کی تھیں اور ان میں سے آپ کے آٹھ بیٹے ہوئے (۵)۔ آپ کے سب سے چھوٹے بیٹے سلطان حیات محمد کا انتقال بچپن ہی میں ہو گیا تھا۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی (م: ۵۶۱ھ/۱۱۶۶ء) اور حضرت بابا فرید (م: ۵۶۹ھ/۱۲۶۵ء) کی طرح آپ کا شمار بھی ان جلیل القدر مشائخ میں ہوتا ہے جن کی اولاد کو اللہ تعالیٰ نے نسل در نسل خیر و برکت سے نوازا ہے۔ آپ کی اولاد بھی تبلیغ و اشاعت دین کے کام کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ بہت سے فلاحی اور تعلیمی اداروں کی سرپرستی کے علاوہ تصنیف و تالیف کے کئی اہم منصوبوں میں بھی آپ کے خاندان کے افراد ہر طرح کی معاونت کرتے ہیں۔

حضرت سلطان باہو کی ایک سو چالیس تصانیف کا ذکر کیا گیا ہے جن میں سے اب تک صرف اکتیس دستیاب ہیں۔ ان میں سے صرف ایک کتاب ابیات باہو پنجابی میں ہے اور باقی سب فارسی میں ہیں۔ ان میں ایک فارسی غزلیات کا دیوان بھی ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ فارسی زبان و ادب کے خزانے میں سلطان باہو کا حصہ بہت نمایاں ہے اور آپ غالباً پنجابی زبان کے پہلے شاعر ہیں جنہوں نے فارسی میں اس قدر تصانیف یا دیگر چھوڑی ہیں۔ آپ نے ۱۱۰۲ھ/۱۶۹۱ء میں وفات پائی آپ کا پہلا مزار قلعہ قہرگان میں تھا مگر دریا میں طغیانی کے باعث اسے احاطہ چاہ پیل میں منتقل کر دیا گیا جو آج بھی مرجع خلایق ہے (۶)۔

حضرت سلطان باہو نے فارسی زبان و ادب میں قابل ذکر خدمات انجام دی ہیں مگر اس کے باوجود آپ کے احوال و آثار پر فارسی زبان میں بہت کم تحقیقی کام ہوا ہے۔ آپ پر اب تک ہونے والی فارسی تحقیق کی یہ تفصیل دستیاب ہوئی ہے:

۱۔ ڈاکٹر سلطان الطاف علی کاپی ایچ ڈی کا مقالہ احوال و آثار حضرت سلطان باہو و نظری در افکار وی ہے جو کتابی شکل میں مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد نے ۲۰۰۳ء میں شائع کیا۔ یہ کتاب ۳۱۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ محقق خود حضرت سلطان باہو کے خانوادے کے فرزند رشید ہیں۔

۲: مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد کے معروف علمی و تحقیقی مجلے سے ماہی دانش، شماره ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۱۹۸۹ء میں ڈاکٹر کلثوم سید کا مقالہ سلطان العارفین محمد سلطان باہو (ص ۱۵۳-۱۶۵)۔
 ۳: سے ماہی دانش، شماره ۳۳، (ص ۶۸-۷۷)، ۱۹۹۳ء میں سلطان الطاف علی کا مقالہ تحقیق در بارہٴ احوال و آثار سلطان باہو، (ص ۳۱۶) اشاعت پذیر ہوئے۔

زیر نظر مقالے میں بنیادی طور پر وہ تین مقالے زیر بحث آئے ہیں جو مختلف ایرانی دائرہ ہائے معارف میں شائع ہوئے ہیں۔ ذیل میں زمانی ترتیب کے مطابق انھی کا مختصر جائزہ لیا گیا ہے۔

مقالہ دانشنامہ جہان اسلام: (۱۹۹۶ء)، (۸)

یہ دائرہٴ معارف اسلامی تاریخ کے حوالے سے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اس میں اسلامی دنیا کے تقریباً تمام علوم و فنون اور اہم شخصیات، مقامات اور کتابوں کے بارے میں مستند مواد فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

دانشنامہ جہان اسلام میں اسلامی تاریخ، تمدن، سیاست اور اقوام و ملل کے بارے میں معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ یہ معلومات اسلام کے آغاز سے لے کر موجودہ دور تک کے بارے میں ہیں۔ اس کے علاوہ اسلامی علوم مثلاً قرآن، احادیث، فقہ، کلام، فلسفہ اور ادب کے مختلف اہم موضوعات پر بھی مفید مقالے شامل کیے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں اولیاء اللہ کی سیرت مبارکہ، مفسرین، محدثین، فقہاء، علماء، مورخوں، شاعروں اور فلسفیوں کے احوال و کوائف کا جائزہ بھی لیا گیا ہے۔ اسلام کی سیاسی تاریخ کے حوالے سے خلفائے راشدین، سلاطین، وزراء اور شاہی خانوادوں کے حالات بھی بیان کیے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ تاریخی اور مذہبی کتب، مسلمانوں کے لباس، خوراک، نباتات اور ادویات کے بارے میں خاص طور پر مفید اور اہم باتیں بیان کی گئی ہیں۔

دانشنامہ جہان اسلام کی دوسری جلد (مطبوعہ ۱۹۹۶ء) میں حضرت سلطان باہو پر شامل کے گئے مضمون کا عنوان باہو سلطان (ص ۱۴۷) ہے۔ اس کے مقالہ نگار کا نام نہیں لکھا گیا ہے۔ یہ مضمون پنجاب یونیورسٹی لاہور کے اردو دائرہٴ معارف اسلامیہ کی گیارہویں جلد (مطبوعہ

۱۹۷۵ء) میں شامل مقالے (ص ۱۲۲-۱۲۷) سے بہت مماثلت رکھتا ہے۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ کا مذکورہ مضمون مشہور پنجابی محقق آصف خان (م: ۲۰۰۰ء) کا تحریر کردہ ہے۔ فارسی میں ترجمہ و تلخیص کرنے والے کا نام نہیں لکھا گیا۔ تحقیقی لحاظ سے یہ سہل انگاری ہے۔

داختنامہ جہان اسلام کے مضمون کی زبان سادہ اور آسان مگر جملے ذرا طویل ہیں۔ حضرت باہو کے سال پیدائش کی تعیین سے بھی صرف نظر کیا گیا ہے اور اس سلسلے میں صرف بارہویں صدی ہجری کا حوالہ کافی سمجھا گیا ہے حالانکہ ایسا صرف اس صورت میں کیا جانا چاہیے تھا جب صحیح سال پیدائش معلوم نہ ہو۔ حضرت سلطان باہو کا سال پیدائش کچھ ایسا مجہول بھی نہیں کہ اس کا سراغ نہ لگایا جاسکے۔ مزید دلچسپ یہ کہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں سال پیدائش لکھا گیا ہے لیکن ترجمہ و تلخیص کرنے والے نے اس اہم بات کی طرف دھیان نہیں دیا۔ البتہ حضرت سلطان باہو کا سال وفات تحریر کیا گیا ہے۔ ایک اور قابل توجہ بات یہ ہے کہ اس مضمون میں حضرت سلطان باہو کے والد کے صرف ایک نام بایزید کا ذکر کیا گیا ہے، جب کہ اہم اور مستند منابع میں ان کے نام کی دوسری صورت بازید بھی موجود ہے لیکن چوں کہ یہ مضمون اردو دائرہ معارف اسلامیہ سے ترجمہ شدہ ہے اور اس میں صرف بایزید ہی لکھا ہوا ہے اس لیے اسے اسی طرح ترجمہ کر دیا گیا ہے۔ اگر مترجم اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں دیے گئے منابع کے علاوہ دیگر مآخذ سے بھی استفادہ کرتا تو یہ مضمون زیادہ معیاری اور مفید ہو سکتا تھا۔

یہ مقالہ بھی بیشتر سوانحی معلومات پر ہی مشتمل ہے اور ان میں بھی اختصار سے کام لیا گیا ہے۔ حضرت سلطان باہو کے فکر و فن کے بارے میں کچھ بھی نہیں لکھا گیا ہے۔

اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے مقالہ نگار محمد آصف خان نے گیارہ منابع سے استفادہ کیا ہے جب کہ دانش نامہ جہان اسلام کے مقالہ نگار نے ان میں سے صرف چار منابع پر اکتفا کیا ہے۔ یہ بھی واضح نہ ہو سکا کہ گیارہ میں سے صرف چار منابع کیوں ذکر کیے گئے ہیں اور ان کا انتخاب کن وجوہات کی بنیاد پر ہوا۔ وہ چار منابع درج ذیل ہیں:

- ۱۔ مناقب سلطانی، سلطان حمید (حامد) حسین، غلام سرور لاہوری، لاہور۔
 - ۲۔ تاریخ معجزن پنجاب، سلطان بخش قادری، لکھنؤ۔
 - ۳۔ تواریخ سلطان باہو، نسخہ خطی کتابخانہ عمومی پنجاب، ش ۶۹/۲۹۷، لاہور۔
 - ۴۔ پنجابی شاعران دا تذکرہ، مولا بخش کشتہ، لاہور۔
- مقالہ دانشنامہ ادب فارسی: (۲۰۰۱ء)، (۹)

یہ دائرہ معارف فارسی ادب سے متعلق ہے۔ اس کی جلدوں کی تعداد پانچ ہے۔ اس میں مختلف علاقوں کے فارسی ادب کا جائزہ لیا گیا ہے اور اس کی تاریخ کو یکجا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ پہلی جلد وسطی ایشیا میں فارسی ادب کے جائزے پر مشتمل ہے، دوسری جلد فارسی ادب کی اصطلاحات، موضوعات اور مضامین کے بارے میں ہے، تیسری جلد افغانستان میں فارسی ادب کے بارے میں معلومات پر مبنی ہے۔ چوتھی جلد تین حصوں پر مشتمل ہے اور اس میں پاکستان، ہند اور بنگلہ دیش میں فارسی ادب کا جائزہ لیا گیا ہے۔ پانچویں جلد میں قفقاز، آذربائیجان، ارمنستان، گرجستان اور داغستان میں فارسی ادب کے ارتقاء اور خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس کی جلد ششم ترکی کے فارسی ادب کے بارے میں ہے جو زیر تالیف ہے (۱۰)۔

اس مقصد کے لیے جو طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے اس کے مطابق ہر جلد میں ایک مخصوص خطے کے فارسی ادب سے وابستہ تمام معلومات جمع کر دی گئی ہیں۔ رجال، اماکن، کتب اور اہم موضوعات الف بائی ترتیب سے دیے گئے ہیں۔ اس طرح قارئین کو یہ سہولت میسر آگئی کہ وہ متعلقہ علاقے کے فارسی ادب تک بہ آسانی رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔

اس دائرہ معارف میں شامل مضامین کی زبان آسان، عام فہم اور معیاری ہے۔ کوشش کی گئی ہے کہ فارسی ادب سے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات اس میں یکجا کر دی جائیں۔ اس نقطہ نظر سے یہ فارسی ادب کے قارئین کے لیے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اگرچہ اس میں مختلف مقامات پر رجال، اماکن، کتب اور سنین وغیرہ کے حوالے سے بہت سی اغلاط موجود ہیں اور بعض مقالات میں

سہل انگاری کا احساس بھی ہوتا ہے تاہم یہ دائرہ معارف بہ ہر حال متوسط درجے کی اہم حوالہ جاتی کتب میں شمار ہونے کے لائق ہے۔

دانش نامہ ادب فارسی کی جلد چہارم، بخش یکم میں حضرت سلطان باہو پر حمیدہ حجتی کا مضمون باہوی شور کوئی کے عنوان سے شامل کیا گیا ہے۔ اس جلد کا سال اشاعت ۲۰۰۱ء ہے۔ حضرت باہو، سلطان باہو کی نسبت سے زیادہ معروف ہیں جب کہ باہوی شور کوئی غیر معروف نسبت ہے۔ مصنف عنوان کے لیے معروف نسبت کا استعمال کرتے تو عام قاری کو اس سلسلے میں کوئی ابہام نہ رہتا۔ تذکرہ شعرا ی پنجاب میں حضرت سلطان باہو پر مشتمل مضمون کا عنوان بھی باہوی شور کوئی ہے۔ مصنف نے اس کتاب سے بھی استفادہ کیا ہے۔ منابع میں اس کا احوال موجود ہے۔ شاید یہ عنوان بھی وہیں سے لیا گیا ہو۔

اس مضمون کی زبان بھی سادہ اور رواں ہے۔ چون کہ مشکل الفاظ کا استعمال نہیں کیا گیا اس لیے فارسی زبان سے کم شناسائی رکھنے والوں کے لیے بھی اس کا سمجھنا بہت آسان ہے۔ دائرہ المعارف نویسی کا عمومی اسلوب یہی ہوتا ہے اور اس دائرہ معارف میں بھی اس اسلوب کی پیروی کی گئی ہے۔ آسان اور مختصر جملوں میں زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ معلومات جامع اور معیاری ہیں اور انہیں تحقیقی انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

مضمون نگار نے حضرت سلطان باہو کے اصل نام، مقام تولد، سنین پیدائش و وفات اور آباء و اجداد کے علاوہ آپ کے حالات زندگی اور تصانیف کے متعلق نسبتاً مفصل معلومات فراہم کی ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ ان کے اجداد برصغیر میں آکر پانچ نسلوں تک وادی سون سکیسر (ضلع خوشاب، پنجاب) میں مقیم رہے۔ آپ کے والد کے نام کے حوالے سے ان کے دونوں ناموں بایزید اور بازید کا ذکر کیا گیا ہے جو تحقیقی نقطہ نظر سے بڑی اہم بات ہے کیوں کہ تقریباً تمام مستند منابع میں یہی دونوں نام ملتے ہیں۔ اسی طرح سلطان باہو کے مقام پیدائش کے بارے میں مختلف منابع میں جن علاقوں کا ذکر ملتا ہے ان میں شورکوٹ، قلعہ قہرگان، گڑھ مہاراجہ اور اعوان شامل ہیں۔ اس مضمون میں

مصنف نے گڑھ مہاراجہ، شور کوٹ لکھنے کو ترجیح دی ہے۔ یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت سلطان العارفین کی ولادت کے وقت رشید خان سیال علاقے کا حاکم تھا۔ اس مضمون میں فارسی کے مشہور شاعر قدسی مشہدی (م: ۱۰۵۶ھ/ ۱۶۴۷ء) اور پشتو کے صاحب اسلوب شاعر خوش حال خان خٹک (م: ۱۱۰۰ھ/ ۱۶۸۹ء) کو حضرت سلطان باہو کا خلیفہ قرار دیا گیا ہے جو محض نظر ہے۔ مقالہ نگار نے حضرت سلطان باہو کے مزار کی دو بار منتقلی کا بھی ذکر کیا ہے۔ البتہ عرس کے حوالے سے کچھ معلومات فراہم نہیں کیں۔ مضمون میں آپ کی تصانیف اور ان کے موضوعات کا مختصر تعارف بھی دیا گیا ہے۔ البتہ فارسی نظم و نثر اور پنجابی شاعری میں آپ کے مرتبہ و مقام کے بارے میں کوئی رائے نہیں دی گئی جس کی کمی محسوس ہوتی ہے۔

باہوی شور کوتلی میں حضرت سلطان باہو کے سین پیدائش و وفات میں صرف قمری سین لکھے گئے ہیں جب کہ کسی بھی شخصیت پر لکھے گئے مضمون میں قمری اور شمسی دونوں سین لکھنا زیادہ مناسب اور مفید ہوتا ہے۔ اس دائرہ معارف میں عمومی طریقہ یہی رکھا گیا ہے۔ علاوہ ازیں اس مضمون میں حضرت سلطان باہو کی ازواج اور اولاد کا بھی ذکر نہیں کیا گیا۔ اگر مندرجہ بالا نکات کو بھی مد نظر رکھا جاتا تو یہ مضمون زیادہ معلوماتی اور معیاری ہو سکتا تھا۔

ذیل میں ان منابع کا ذکر کیا جاتا ہے جن سے مصنف نے اس مضمون کے سلسلے میں استفادہ کیا ہے۔

اردو اور فارسی منابع:

- ۱- تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند ۲/۲۰۸-۲۱۰۔
- ۲- پاکستان میں فارسی ادب ۲/۱۶۳-۱۷۵۔
- ۳- تاریخ تفکر اسلامی در ہند ۱۶۸-۱۶۹۔
- ۴- تذکرہ شعرای پنجاب ۶۹۔
- ۵- ترجمہ های متون فارسی به زبانهای پاکستانی ۷۵، ۷۸، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳

- ۶۔ کتابهای چاپی فارسی و عربی ۲/۲۲۷۔
- ۷۔ فہرست مشترک نسخہ های خطی فارسی پاکستان
۳/۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۳۷۶-۱۶۶۸-۱۶۶۹-۷/۹۵۸-۹۶۰-۲۰۰۶/۹
- ۸۔ فہرست نسخہ های خطی کتابخانہ گنج بخش ۲/۶۲۷-۶۳۱۔
- ۹۔ مولفین کتب چاپی فارسی و عربی ۲/۸۹۔
- ۱۰۔ سلطان العارفین محمد سلطان باہو، دکتور کلثوم سید، دانش، شمارہ
۱۷، ۱۸، بہار و تابستان ۳۶۸ اش، ص ۱۵۳، ۱۶۶
- ۱۱۔ تحقیق دربارہ احوال و آثار سلطان باہو، سلطان الطاف علی، شمارہ
۳۳، بہار ۲۳۷ اش، ص ۶۷-۷۷۔

انگریزی منابع:

1. Dictionary of Indo Persian Literature, P 579.

مقالہ دائرۃ المعارف بزرگ اسلامی: (۲۰۰۲ء)، (۱۱)

ایران کا یہ ضخیم دائرہ معارف بہت اہم ہے اور ایک عظیم الشان تحقیقی منصوبہ ہے۔ اب تک اس کی ۱۶ جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ اس میں چون کہ جدید ترین منابع سے استفادہ کیا گیا ہے، اس لیے اس کی فراہم کردہ معلومات کافی حد تک تازہ تر اور معیاری ہیں۔ یہ دائرہ معارف صرف اسلامی معلومات تک محدود ہے اس لیے اس کے موضوعات علوم قرآنی، اصول عقائد، کلام، فقہ، اصول فقہ، حدیث، منطق، فلسفہ، عرفان و ادبیات، تاریخ، جغرافیہ، ریاضی، نجوم اور طب اسلامی وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ اس کے علاوہ اس میں مختلف اسلامی کتب، ادیان، ممالک، رجال، فنون اور خصوصاً مسلمانوں کے فن تعمیر کے بارے میں بھی کافی مستند اور متنوع معلومات دستیاب ہیں۔ مقالات کی زبان آسان، عام فہم اور معیاری اور جملوں کی ساخت متوازن ہے۔ یہ دائرہ معارف اپنے عمدہ معیار اور معلومات کے استناد کے اعتبار سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس دائرہ معارف کی گیارہویں جلد

میں حضرت سلطان باہو پر باہو کے عنوان سے مرجان افشاریان کا ایک مضمون شامل کیا گیا ہے جو تقریباً ایک صفحہ ۲۰۳-۳۰۳ پر مشتمل ہے۔ اس جلد کا سال اشاعت ۲۰۰۲ء ہے۔

یہ مضمون بھی اس دائرہ معارف کے عمومی اسلوب کے مطابق سادہ اور آسان فارسی میں لکھا ہوا ہے۔ جملے اگرچہ طویل ہیں۔ فارسی زبان کے عام قاری کے لیے بھی اس کا پڑھنا اور سمجھنا آسان ہے۔ چون کہ اس مقالے میں اردو، عربی، فارسی اور انگریزی زبانوں کے تازہ ترین منابع سے استفادہ کیا گیا ہے، اس لیے فراہم کردہ سوانحی معلومات جامع اور معیاری ہیں۔ یہ معلومات حضرت سلطان باہو کے احوال و آثار، شاعری اور افکار و موضوعات پر مشتمل ہیں جن میں ان کا نام، تخلص، سنین پیدائش و وفات، وطن، آباء و اجداد، مرشد اور اساتذہ وغیرہ شامل ہیں۔ مقالہ نگار نے لکھا ہے کہ حضرت سلطان باہو ابتدائی طور پر شیخ حبیب اللہ قادری سے وابستہ رہے اور پھر انہی کی تحریک پر ان کے استاد اور مرشد شیخ عبدالرحمان قادری دہلوی کے مرید ہوئے۔ اس کے علاوہ ان کے نام پر تعمیر شدہ خانقاہوں اور مدرسوں کی تعداد کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ شاعری کے ضمن میں ان کے فارسی اور پنجابی کلام پر بھی تبصرہ کیا گیا ہے۔ آپ کی عربی اور فارسی زبان کی تصانیف کی تعداد بیان کر کے صرف اردو میں ترجمہ شدہ چند تصانیف کے نام لکھے گئے ہیں جب کہ باقی کتب کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔ اگر دیگر کتابوں کے نام اور ان کا مختصر تعارف بھی اس مضمون میں شامل کر لیا جاتا تو یہ زیادہ معیاری اور جامع ہو جاتا۔ ایسا شاید اختصار کو پیش نظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے کیوں کہ ہر دائرہ معارف کی اپنی کچھ محدودیت بھی ہوتی ہے۔

حضرت سلطان باہو کی فارسی غزلیات کے بارے میں مقالہ نگار کی رائے ہے کہ وہ فصاحت و حسن کلام کے اعتبار سے چنداں قابل ذکر نہیں ہیں۔ ظاہر ہے یہ ان کی ذاتی رائے اور قابل بحث ہے۔ بہر حال اس رائے سے کئی اتفاق ممکن نہیں ہے۔

سلطان باہو کے والد کا نام مختلف کتب میں بازید اور بایزید دونوں طرح سے لکھا ملتا ہے۔ مضمون نگار نے بھی دونوں ناموں کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح حضرت سلطان باہو کے مقام

پیدائش کے سلسلے میں جن مختلف مقامات کا عموماً ذکر کیا جاتا ہے، ان میں سے مضمون نگار نے شور کوٹ، ضلع جھنگ لکھنے کو ترجیح دی ہے۔

اس مقالے میں حضرت سلطان باہو کے تابوت کی دوبار منتقلی کا ذکر موجود ہے جو بالترتیب ۱۱۸۰ھ/۶۶۷ء اور ۱۳۳۶ھ/۱۹۱۷ء میں ہوئیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ آپ کا عرس ہر سال جمادی الثانی کی پہلی جمعرات کو منایا جاتا ہے۔

مضمون نگار نے اس مضمون کے لیے جن منابع سے استفادہ کیا ہے، ان کی تفصیل نیچے دی گئی ہے تاکہ فراہم کردہ معلومات کی صحت کا اندازہ لگایا جاسکے۔ یہ مآخذ درج ذیل ہیں:

اردو اور فارسی منابع:

- ۱- پاکستان میں فارسی ادب کی تاریخ، ظہور الدین احمد، لاہور، ۱۹۷۴ء۔
- ۲- اردو دائرہ معارف اسلامیہ، لاہور، ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء۔
- ۳- تحقیق دربابہ احوال و آثار سلطان باہو، سلطان الطاف علی، دانش، ۱۹۹۳ء، شماره ۳۳۔
- ۴- تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند (تصوف)، لاہور، ۱۹۷۲ء، ج ۴۔
- ۵- جدید تذکرہ اولیائے پاک و ہند، ظہور حسن شارب، لاہور، ۱۹۶۵ء۔
- ۶- تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند، پنجابی ادب کی خصوصیات، فقیر محمد فقیر، لاہور، ۱۹۷۱ء، ج ۱۳۔

انگریزی منابع:

1. Sultan Bahu, Sufi Poet Of The Punjab, Krishna, L, Lahore, 1982.
2. Sultan Ul Arifin Hazrat Bahu, Nasim, K.B; Danish, 1991, 1992, Nos 27, 28
3. A History Of Sufism In India, Rizvi, A.A, New Delhi, 1986.

منابع:

- ۱۔ فقری، عالم، تذکرہ اولیائے پاکستان، شبیر برادرز، لاہور، ۱۹۸۷ء، جلد اول، ص ۱۷۵۔
- ۲۔ ایضاً۔
- ۳۔ قدوسی، اعجاز الحق، تذکرہ اولیائے پنجاب، کتب خانہ عثمان اسلام، لاہور، سن، ص ۹۰۔
4. Bilgrami, Fatima Zahra, History Of The Qadri Order In India, Idarah. i. Adabiyat.i. Delli, Delhi, 2005, First published, Pg 131.132.
- ۵۔ فقری، عالم، ص ۱۸۵۔
- ۶۔ فقری، عالم، ص ۱۸۳۔
7. Rizvi, Saiyid Athar Abbas, A History Of Sufism In India, Munshiram Manoharla New Delhi, 1983, Vol, 2, First published, Pg 445.
- ۸۔ دانشنامہ جہان اسلام، زیر نظر غلامعلی حداد عادل، بنیاد دائرۃ المعارف اسلامی، تہران، ۱۳۷۵ش، جلد دوم، چاپ دوم، ۶۶۲ص۔
- ۹۔ تجتبی، حمیدہ، دانشنامہ ادب فارسی، ادب فارسی در شبہ قارہ (ہند، پاکستان، بنگلہ دیش)، بہ سرپرستی حسن انوشہ، سازمان چاپ و انتشارات وزارت فرهنگ و ارشاد اسلامی، تہران، ۱۳۸۰ش، جلد چہارم، بخش کیم، چاپ اول، ۹۲۱ص۔
- ۱۰۔ محمد صابر، دانشنامہ شبہ قارہ، برصغیر کے فارسی ادب کا مستند دائرۃ المعارف، مشمولہ ایران میں برصغیر کے فارسی مطالعات، مرتبہ معین نظامی، نجم الرشید، شعبہ فارسی اوری اینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ۲۰۰۵ء، ص ۱۱۱۔
- ۱۱۔ افشاریان، مرجان، دائرۃ المعارف بزرگ اسلامی، زیر نظر کاظم موسوی بجنوردی، مرکز دائرۃ المعارف بزرگ اسلامی، ۱۳۸۱ش، چاپ اول، جلد یازدہم، ۷۶۶ص۔

